© rasailojaraid.com

پی آئی اے کی قادیانیت نوازی

بشکریہ چٹان۔ لاہور

سینٹ میں مرزائی لندن کانفرنس کا تعاقب

سینیٹر مولانا سمیع الحق کا اہم انکشاف

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا

مرزا ناصر کی ہرزہ سرائی

قادیانیت ملت کا ناسور اور بقول جناب شورش مرحوم عجم کا اسرائیل ہے۔ علماء کی مساعی، امت کے اتفاق اور ملت کی وحدت اور اہل اسلام کی زبردست قربانی کے صدقے باری تعالیٰ نے پاکستان میں ان کی قانونی حیثیت غیر مسلم بنا دی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے اسلام چھوڑ کر قادیانیت قبول کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔

قادیانیت یہودی لابی کا کھلونا، انگریز کا جاسوس اور ملت اسلامیہ کا ناسور ہے۔ اس کا ہر قدم، اسلام کے خلاف، اس کا ہر سفر، قرآن سے بغاوت اور ان کی ہر تدبیر شیطنت کی نذر و بر ہے۔

مگر عجیب بات ہے کہ یہ حقیقتیں ایسی ہیں حکومت بھی جانتی ہے اور رعایا بھی، مگر اس کے باوجود قادیانیت کو ملک کے خلاف دشمن سے ساز باز اور تبلیغ کے عنوان سے تخریب کی کھلی اجازت اور سفری مراعات بھی دی جاتی ہیں۔ اس بات کا علم تب ہوا اور ملک و ملت کے افراد کے لئے یہ بات غم و غصہ کا ذریعہ بن گئی جب سینٹ میں حال ہی میں مرزائیوں کے تخریب کارانہ کردار اور ملک دشمن منصوبہ بندی کے راز سربستہ کھلنے لگے۔ اور حکومت کے بعض کارندوں کی مرزائیت نوازی طشت از بام ہو کر عوام کے سامنے آ گئی۔

۱۰ر جولائی کی سینٹ سیکرٹریٹ رپورٹ کے حوالے سے گزارش ہے کہ گذشتہ سال مرزائیوں نے ربوہ کی بجائے لندن میں کانفرنس کا انعقاد اور پھر یہاں سے اس کی مکمل تیاریاں اور حکومت سے اس کے لئے کھلی اجازتیں، سہولتیں جب علماء پر ظاہر ہوئیں تو سینیٹر مولانا سمیع الحق نے تحریک التوا پیش کر دی۔ اور قادیانیوں کی بیرون ملک، ملک دشمنی پر مبنی شہادتیں اور سینٹ میں مرزائی لیڈر مرزا ناصر کی اس کانفرنس میں کی گئی تقریر کی کیسٹ کا بھی ذکر کر دیا۔ جس میں اس نے ملک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اعلان کیا تھا ایسی کانفرنس جو سراسر پاکستان کے نظریے اعتقاد، ملکی آئین اور استحکام کے خلاف تھی کے لئے حکومتی محکموں کی مراعات کو ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے کے مترادف قرار دیا۔ اور اس پر حکومتی مراعات کا ثبوت بھی فراہم کر دیا حکومتی پارٹی میں کوئی بھی ایسا نہ تھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو یہ جرأت کر سکتا کہ مراعات کا انکار کر دے اور یہ کہہ دے کہ حکومت نے قادیانی فرقے کو ایسی رعایات نہیں دیں۔ وجہ یہ تھی کہ مولانا سمیع الحق نے تحریک التوا کے ساتھ پی آئی کا وہ ڈائریکٹو کی نقل بھی ساتھ منسلک کر دی تھی اس موضوع پر جناب قاضی حسین احمد صاحب، قاضی عبداللطیف صاحب نے بھی خیالات کا اظہار کیا۔ اور یہ بات اس وقت مزید واضح ہو کر قوم اور اہل اسلام کے سامنے آگئی اور سینٹ کے ریکارڈ میں محفوظ ہو گئی۔ جب سینیٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان کی دعوت پر مولانا سمیع الحق نے ایوان میں تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا۔

جناب چیئرمین! میں صرف اس موضوع پر اتنا عرض کروں گا کہ یہ کوئی سیکولر ملک نہیں ہے۔ ایک نظریاتی ملک ہے اور ہم ایک نظریئے کا پرچار کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں سے باہر جو وفود جائیں گے ہم ان کے نظریات کو دیکھیں گے کہ وہ کس مقصد کے لئے جا رہے ہیں۔ ہم قادیانیوں کو ایک مذہبی فرقہ بالکل تسلیم نہیں کرتے۔ ہم نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ یہ ایک سیاسی محاذ ہے جو عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔ ان کی ساری سرگرمیاں سیاسی ہیں اور یہ ان کے کنونشن کے بارے میں جو پچھلے سال ہوا تھا میں نے پچھلے دنوں آں جناب کی خدمت میں ایک تحریک پیش کی تھی جس میں مرزائی لیڈر مرزا ناصر کی ان تقریروں کا حوالہ دیا گیا تھا جو اس نے لندن کے ایک اجتماع میں کی تھیں اور میں مرزا ناصر کی تقریر کا کیسٹ بھی لایا تھا اور میں نے گذارش کی تھی کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو اس کیسٹ کے ایک دو جملے سارے ایوان کو سنا دیئے جائیں گے۔ وہ کیسٹ اب بھی میرے پاس موجود ہے اور اس لندن کنونشن میں مرزا ناصر نے کہا کہ

"اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں، چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا۔"

مولانا سمیع الحق کو شکایت تھی جیسا کہ سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹنگ کے صد ۶، پر ان کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے انہوں نے کہا

کہ اس قدر اہم مسئلہ پر حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی نہ انٹیلی جنس نے نہ ایف آئی اے نے اور نہ ہی وزارت داخلہ نے اس کا کوئی نوٹس لیا۔

پاکستان کے وزیر انصاف جناب اقبال احمد خان صاحب نے اس موقعہ پر بھی اتنی اہم اور نازک ترین پیش آمدہ صورت حال کو اپنے وزارتی انداز کلام سے ٹرخانا چاہا تو مولانا سمیع الحق نے اس موقعہ پر بڑے کام کا لطیفہ سینیٹ کو سنا دیا۔ کہنے لگے کہ انہی مرزائیوں نے پاکستان کے بارہ میں زہریلا لٹریچر بھی چھاپا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ امریکی صدر کسی ملک گئے۔ صدر سے ایک شخص کا تعارف کرایا گیا کہ یہ وزیر ریلوے ہے۔ تو وہ بڑا حیران ہوا کہ یہ وزیر ریلوے کیسے ہے اس ملک میں تو ریلوے ہے ہی نہیں۔ تو انہیں جواب دیا گیا کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے پاکستان میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وزیر انصاف ہے ۔ کہ انصاف ہے نہیں اور جناب، وزیر انصاف موجود ہیں ۔

مولانا سمیع الحق اپنی بات پر زور دے کر کہنے لگے کہ قادیانیت ایک اسلام دشمن سیاسی جماعت ہے اگر اس واقعہ کا سختی سے نوٹس نہ لیا گیا تو اس سے نہ صرف اہل پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کو شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ اور اس وقت حیرت کی انتہا نہ رہی جب بعض سرکاری وکیلوں نے قادیانیت کو دی گئی مراعات کو تبلیغی جماعت سے تشبیہہ دی ۔ ارکان پارلیمنٹ سر پکڑ کر رہ گئے ۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق نے اس موقعہ پر بھی حکومت اور ایوان پر مرزائیت کا شرمناک کردار واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ مرزائی اقوام متحدہ میں اور دنیا بھر کی لابیوں میں ہمارے خلاف لگے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف لٹریچر پھیلا رہے ہیں ۔ اور لٹریچر میں یہاں تک ہے کہ بنیادی حقوق کا قاتل ضیاء الحق اور صدر کا عجیب منحوس کارٹون دیا ہے ۔ علاوہ ازیں دنیا بھر کے خرافات اسی لٹریچر میں بھرے ہوتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کو پابند کریں باہر ملک سازشیں بنانے والوں کو رعائتیں دینا کہاں کا انصاف ہے ۔ کل اگر وہاں الذوالفقار تنظیم کا اجلاس ہو تخریب کار جمع ہوں تو کیا ان کو بھی رعائتیں دی جائیں گی ۔

مولانا سمیع الحق نے کہا اسے تبلیغی جماعت سے مشابہت دینا سراسر ظلم ہے تبلیغی جماعت اسلام اور امن و سلامتی کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے ۔ اس جماعت نے دنیا بھر میں اسلام اور پاکستان کا نام روشن کیا ہے ۔ مرزائیت اہل اسلام کے لیے شرمناک اور گھناؤنا کردار ادا کر رہی ہے ۔ خدا کا شکر ہے کہ ایوان بالا میں قادیانیت کا اصل روپ ایک بار پھر ارکان پارلیمنٹ کے سامنے نکھر کر آ گیا ۔

اور اب ہم نے یہ تفصیل سینیٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ سے اخذ کر کے قارئین کے سامنے پیش کر دی تاکہ ملت کے بہی خواہ بیدار ہوں ۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

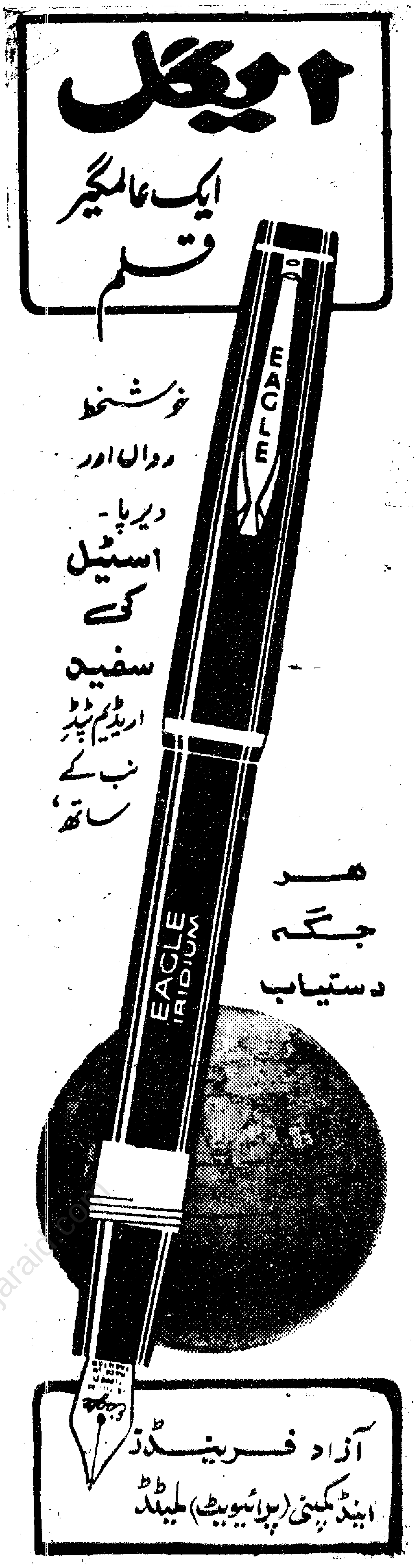

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا عبدالقیوم حقانی

شیخ الحدیث
مولانا عبدالحلیم صاحب زروبویؒ

ایک جامع الصفات والکمالات شخصیت

دارالعلوم دیوبند کے بعد جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اساتذہ وطلبہ اور اس سے تعلق رکھنے والے فضلاء، اکابر علماء اور حقانی برادری دارالعلوم کے یوم تاسیس سے ایک ایسا نور ایمان سے معمور چہرہ جسے دیکھ کر علماء سلف کی یاد تازہ ہو جاتی تھی کے دیکھنے کے عادی ہو گئے تھے جس کی ہر ادا سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو ٹپکتی، علم و معرفت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جھلکتی نظر آتی تھی۔

میانہ قد، اعضا متناسب، انار کی طرح سرخ اور گلاب کی طرح شاداب چہرہ، آنکھوں میں سرخی اور شب بیداری کے آثار، نگاہیں جھکی ہوئی، چال متین اور باوقار، دارالاقامہ سے مسجد، مسجد سے گھر اور گھر سے دا[illegible] تک آنے والی ایک معصوم صورت اور بزرگ سیرت ہستی جسکو بارہا دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔ مگر پھر بھی طب[illegible] [illegible] ہوتی ہے

سو بار اس کو دیکھا پھر بھی یہ کہا میں نے   میں نے ابھی تک جلوۂ جاناں نہیں دیکھا

یہ تھے استاذی و استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم صاحب زروبویؒ صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ، کچھ عادت اللہ ہی ایسی چلی آ رہی ہے کہ جن لوگوں نے مستقبل میں بڑا بننا ہوتا ہے۔ دین و شریعت اور ملت کی خدمات میں بڑا مقام حاصل کرنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ابتداء ہی سے ان کو فطری صلاحیتوں، بلند استعداد، کمالات اور نیکی کے غالب رجحانات دے کر پیدا فرماتے ہیں۔ حضرت صدر صاحب مرحوم کو بھی اللہ تعالیٰ نے علم سے خاندانی مناسبت، خداداد حافظہ و ذہانت، سخت محنت و مشقت، شوق مطالعہ، ذوق علم اور سب سے بڑھ کر توفیق خداوندی نے انہیں اسلامی علوم اور اسلامی کتب خانہ پر عبور اور زبردست علمی تبحر عطا فرمایا تھا۔

آپ کے اساتذہ، اکابر علماء اور معاصرین جو سن میں آپ سے بڑے اور اپنے زمانے کے مسلّم الثبوت استاذ اور امامِ فن تھے۔ سب آپ کے تبحر و جامعیت کے معترف اور علمی کمالات کے قائل تھے۔ انکی ذات عجیب جامع صفات تھی، علمی گہرائیوں، تدریسی مشاغل، وسعتِ مطالعہ کے ساتھ ساتھ فیاضی، سیر چشمی،

© rasailojaraid.com